**Protest of the World Protectors of Khatm-e-Nabuwat against making the Namoos-e-Risalat act ineffective.**

Lahore (special correspondent) All four sect board, members of ‘world protectors Khatm-e-Nauwat’ did “TahaffuzNamoos e Risalat” march on Allam Iqbal road in connection of the newsuggested amendment which according to them will render the “TahaffuzNamoos e Risalat” act useless. During this march Allama Mohammad Mumtaz Awan, Hafiz Shoaib ur Rehman Qasmi, Pir Syed WaliUllah, Mufti Ashiq Hussain Rizwi, Maulana Abdullah Ropri and Allam Tanweer ul Hasan Naqwi spoke to the march that changing death sentence to life sentence in the blasphemy law is against the teachings of the holy Quran and Sunnah, and declared that this amendment as a Jewish and Qadiani conspiracy to render this law ineffective. The speakers said that disregarding the blasphemy and restraining the Qadianiat act is spreading anarchy in the country, that is why selected government should see to it that these laws are implemented strictly.

**(DailyNawai e Waqt, Lahore, (9) 14 July 2019)**

Qadiani targets are Islam and Muslims: Muneer Ahmad Alvi

Qadiani lobby is propagating Qadianiat behind the veil of NGOs and other welfare bodies.

National Mubaligh of Khatme Nabuwat Youth forum Maulana Muneer Ahmad Alvi said that [defaming] Islam and Muslims are the core targets of Qadianiat. The Muslim ummah ought to cast aside their trivial differences and strive and come together on the platform of Khatme Nabuwat. He expressed these views before the participants of a one-dayTahafuz e Khatme Nabuwat course held at Jami Masjid Qadri Islam Pura. Qadiani lobby propagating their agenda behind the veil of NGOs and other welfare bodies. This is in clear violation of Pakistan’s Constitution. We ought to educate our new generation. He added that in the name of welfare work Qadianibodies are leading astray innocent Muslims residing in backward areas affected by poverty. It is the duty of Ulemas and parents to teach their children religious education in order to halt the progress of Qadianiat and enlighten them about the importance of Khatme Nabuwat. The youth forum is partaking in Jihad of the pen quite vigorously. He said that [Muslims] will continue to expose the conspiracies of Qadianis and safeguard the belief, that is, Khatme Nabuwat

**Daily Pakistan, Lahore, (page 8) 14 July, 2019**

**پاکستانی میڈیا مذہبی اقلیتوں کو کیسے رپورٹ کرتا ہے؟**

ریاض سہیل

بی بی سی اردو ڈاٹ کام، کراچی

* 14 جولائ 2019

**پاکستان میں میڈیا مذہبی اقلیتوں کو مستحکم نہیں بلکہ متنازعہ گروہ، سیاسی مسئلہ اور مظلوم کے طور پر پیش کرتا ہے اس کے باوجود کے یہ لاکھوں کی تعداد میں ہیں اور اقلیت سے ہٹ کر بھی کوریج کے مستحق ہیں۔**

انسٹیٹیوٹ فار ریسرچ، ایڈووکیسی اینڈ ڈویلپمنٹ نے ’پاکستانی میڈیا مذہبی اقلیتوں کو کیسے رپورٹ کرتا ہے؟‘ کے عنوان سے ایک رپورٹ میں میڈیا کا تحقیقاتی جائزہ لیا ہے، جس میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ مذہبی اقلیتوں کے متعلق خبروں کی کوریج میں ان کا موقف اور رائے زیادہ تر شامل ہی نہیں ہوتی۔

میڈیا اقلیتی نمائندوں سے رابطے میں ناکام رہتا ہے اور اس وجہ سے انہیں دبانے میں کردار ادا کرتا ہے۔

**توہین مذہب خبروں کا بڑا موضوع**

میڈیا میں اقلیتوں کے حوالے سے خبروں میں سب سے زیادہ موضوع توہین مذہب کا تھا، ان خبروں میں مسیحی برادری کو اجاگر کیا گیا، تاہم ٹی وی اور ریڈیو نے توہین مذہب کے متعلق کوئی خبر نہیں دی۔

**مذہبی اقلیتوں کے حوالے سے خبروں کا دوسرا موضوع ان کا ورثہ، خاص طور پر ثقافت اور آثار قدیمہ تھے۔ اس کے علاوہ ہندو اور احمدی کمیونٹیز کی املاک پر قبضے اور مذہبی اقلیتوں کے تہواروں کی بھی بعض خبریں نشر اور شائع ہوئیں۔**

انسٹیٹیوٹ فار ریسرچ، ایڈووکیسی اینڈ ڈولپمنٹ کے محقق اور صحافی عدنان رحمت کا کہنا ہے کہ توہین مذہب کا معاملہ عددی لحاظ سے دیکھیں تو مسلمانوں کے خلاف زیادہ ہے لیکن جب اقلیتوں کی بات ہوتی سخت گیر پوزیشن آجاتی ہے۔

’جب اقلیتوں کے بارے میں رپورٹنگ ہی نہیں ہو گی اور کبھی کبھار جب ہوتی ہے تو اس میں مفروضے پر مبنی سوچ سامنے آ جاتی ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے مسیحی اور ہندو کمیونٹی کا توہین مذہب کے علاوہ کوئی کام ہی نہیں ہے۔‘

**تحقیق میں مانیٹرنگ کی گئی 53 خبروں میں سے 20 ہندو کمیونٹی کے متعلق تھیں، دوسرے نمبر پر مسیح برادری اور تیسرے نمبر پر سکھوں کے بارے میں خبریں تھیں، کیلاش کمیونٹی کی دو جبکہ احمدی، اسمائیلی اور شیعہ کمیونٹی کا ایک ایک خبر میں حوالہ تھا۔**

وفاقی اردو یونیورسٹی کے شعبہ ابلاغ عامہ کے سابق سربراہ ڈاکٹر توصیف احمد کا کہنا ہے کہ سندھ اور پنجاب میں ہندو اور مسیحی کمیونٹی کا جو جبری مذہب تبدیلی کا مسئلہ ہے اس کو اردو میڈیا اور بلخصوص ٹی وی چینل زیر بحث ہی نہیں لاتے، دوسرا مسئلہ امتیازی سلوک کا ہے جو آئینی، قانونی اور روایتی ہے اس پر بھی بحث نہیں ہوتی کیونکہ آئین میں سب شہری یکساں حقوق نہیں رکھتے اور اگر کوئی یہ مطالبہ کرتا ہے تو اسے ہائی لائیٹ نہیں کیا جاتا۔

**نظریاتی مسئلہ یا پروفیشل ازم کا فقدان**

وفاقی اردو یونیورسٹی کے شعبہ ابلاغ عامہ کے سابق سربراہ ڈاکٹر توصیف احمد کا کہنا ہے کہ بنیادی مسئلہ نظریاتی ہے، کیونکہ گیٹ کیپر سے لیکر سب ایڈیٹر اور رپورٹر تک لوگ جو نصاب پڑھ کر آئے ہیں وہ جنرل ضیاالحق کے دور میں تشکیل دیا گیا ہے جس میں مذہبی جنونیت اور دیگر مذاہب سے حقارت پر مبنی ہے، تاہم اب جا کر بعض جامعات میں انسانی حقوق کا باب شامل کیا جا رہا ہے۔

عدنان رحمت کا کہنا ہے کہ کہیں بھی یہ پالیسی نہیں ہے کہ اقلیتوں کو رپورٹ نہیں کریں گے لیکن ترجیحات کا مسئلہ ہے اب عوامی مفاد عامہ کی صحافت نہیں رہی ٹی وی چینلز سے لے کر اخبارات تک آسان صحافت کرتے ہیں یعنی بیان بازی وغیرہ۔

ان کا کہنا تھا کہ جو مذہبی اقلیتوں کے نمائندہ جماعتیں ہیں وہ اپنی فطرت میں مذہبی ہیں سیاسی نہیں۔ میڈیا واقعات کو رپورٹ کرتا ہے جب تک اقلیتی اپنے پروگرامز میں اپنے سیاسی معاشی حقوق اور مسائل کی بات نہیں کریں گے میڈیا رپورٹ نہیں کرے گا۔

سینیئر صحافی مظہر عباس کا کہنا ہے کہ بنیادی طور پر یہ نیوز چینلز کے بجائے انفوٹینمنٹ چینلز زیادہ ہو گئے ہیں جس میں نیوز ہوتی ہے لیکن اس کی پیشکش ایک تفریحی انداز میں کی جاتی۔ اب اس کا دفاع وہ اس طرح کرتے ہیں کہ جو ریٹنگ کا فارمولا ہے اس میں ان چیزوں کو ہی زیادہ ریٹنگ ملتی ہے جس میں جوش، تفریح، اور دہشت ہو۔

’چینلز سنجیدہ موضوعات کو پیش ہی نہیں کرنا چاہتے۔ اگر ریٹنگ کے فارمولے کو بہتر بنایا جائے تو صورتحال کافی بہتر ہو جائے گی۔‘

<https://www.bbc.com/urdu/pakistan-48978605?ocid=wsurdu.chat-apps.in-app-msg.whatsapp.trial.link1_.auin>